

145950 - کرسمس کے موقع پر مسلمانوں کی طرف سے خوشی منانا، اور اپنے گھروں کو غباروں سے مزین کرنا

سوال

آپ برطانیہ میں مقیم مسلمانوں کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو کرسمس کے دن یا اس سے کچھ روز بعد کرسمس کی مناسبت سے اپنے مسلم اہل خانہ کیلئے تقریبِ عشاءِ منعقد کرتے ہیں، عشاءِ کے کھانے میں ترکی چکن روسٹ، اور کرسمس کے مخصوص دیگر کھانے تیار کیے جاتے ہیں، یہ لوگ اپنے گھروں کو غباروں، کاغذ کے پھولوں سے سجاتے ہیں، اور اس تقریب میں شرکت کیلئے ہر شخص دیگر شرکاء میں سے کسی ایک کیلئے "سانتا کا خفیہ تحفہ" بھی تیار کرتا ہے، اور لوگ ان تحائف کو مطلوبہ افراد تک پہنچانے کیلئے تقریب میں لیکر آتے ہیں، لیکن کسی کو اپنے بارے میں نہیں بتلاتے، ("سانتا کا خفیہ تحفہ" کرسمس منانے والے غیر مسلموں میں پذیرائی حاصل کرنے والی ایک نئی رسم ہے، جو کہ Santa Claus [کرسمس کا بابا] کے افسانوی کردار سے متعلق نظریات سے منسلک ہے) تو کیا ایسا کرنا جائز ہے یا حرام؟ واضح رہے کہ اس تقریب صرف مسلمان برادری ہی شرکت کرسکتی ہے۔

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

مذکورہ تقریبات کے حرام ہونے کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے؛ کیونکہ اس میں کفار کی مشابہت پائی جاتی ہے، اور یہ بات سب کو معلوم ہے کہ مسلمانوں کی عید الفطر اور عید الاضحی کے علاوہ کوئی عید نہیں ہے، اور ہفت روزہ عید جمعہ کا دن ہے، چنانچہ ان کے علاوہ کوئی بھی جشن، تہوار اسلام میں منع ہے، اور یہ اضافی جشن و تہوار دو حال سے خالی نہیں ہیں:

1- بدعت: یہ اس صورت میں ہوگا کہ اس جشن اور تہوار کو قربِ الہی کیلئے منایا جائے، مثلاً: عید میلاد النبی۔

2- کفار سے مشابہت: جب اس جشن یا تہوار کو رسم و رواج کے طور پر منایا جائے عبادت کے طور پر مت منایا جائے؛ چونکہ خود ساختہ تہوار منانا اہل کتاب کا شیوہ ہے، اور ہمیں ان کی مخالفت کا حکم دیا گیا ہے، پھر جب عام تہوارات منانا ان سے مشابہت ہے تو اہل کتاب کیساتھ مختص تہوار منانا اور ان میں شرکت کرنا کیسا ہوگا!!

کرسمس کے وقت گھروں کو غباروں سے مزین کرنا کفار کی عید میں کھلم کھلا شرکت کا اظہار ہے۔

اور ایک مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ ان ایام کو جشن، زیب و زینت، اور کھانے پینے کیلئے مختص مت کرے، وگرنہ وہ بھی کفار کے تہوار میں شریک تصور ہوگا، اور یہ کام حرام ہے، جس کی حرمت میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اسی طرح مسلمانوں پر کرسمس کی مناسبت سے تقاریب کرنا، تحائف کا تبادلہ، مٹھائیوں کی تقسیم، کھانوں کی تیاری، اور تعطیل عام کرتے ہوئے کفار کیساتھ مشابہت اپنانا حرام ہے، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: (جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ انہی میں سے ہے)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب (اقتضاء الصراط المستقیم مخالفة أصحاب الجحیم) میں کہا ہے کہ: کفار کے کچھ تہواروں میں شرکت سے انہیں اپنے باطل نظریات پر قائم رہنے کی خوشی محسوس ہوتی ہے، اور بلکہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کچھ لوگ ایسے مواقع کا غلط فائدہ اٹھا کر کمزور ایمان لوگوں کو بہکا دیں "ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی گفتگو مکمل ہوئی۔

ایسا کام کرنے والا شخص گناہگار ہے، اور اس میں کسی کا دل رکھنے کیلئے، یا دلی چاہت کی بنا پر یا کسی سے حیا کرتے ہوئے شرکت کرنے والے سب لوگ گناہگار ہونگے، کیونکہ یہ عمل دین الہی کے باری میں ناقابل برداشت سستی ہے، اور کفار کے لئے اپنے گمراہ عقائد پر مضبوط ہونے کی دلیل ہے، وہ مسلمانوں کی شرکت سے اپنے دین پر فخر محسوس کریں گے "انتہی

"فتاویٰ ابن عثیمین" (44/3)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا اس مسئلہ کے بارے میں تفصیلی جواب ہے، جس [کے] متن [کا ترجمہ یہ] ہے:

آپ سے کچھ مسلمانوں کی طرف سے نوروز کے دن عیسائیوں کیلئے کھانا بنانا، رسم "غطاس" [عیسائیوں کے ہاں مقدس جگہ پر نہانے کی رسم] "جمعرات کی دال" [مخصوص جمعرات کو تیار کیا جانے والا اناج کا کھانا] "مقدس ہفتے کا دن" [عید الفصح کے بعد عیسائیوں کے ہاں ہفتے کا مقدس دن] وغیرہ منانا اور ان تہواروں کیلئے معاون اشیاء کی خرید و فروخت کرنے کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا یہ کام کرنے والے مسلمانوں کیلئے جائز ہیں؟

تو انہوں نے جواب دیا:

"الحمد لله:

کسی بھی مسلمان کیلئے عیسائیوں کے مخصوص اعمال میں انکی مشابہت کرنا جائز نہیں ہے، مثلاً ان جیسے کھانے بنانا، لباس پہننا، نہانا، آگ جلانا، شمعیں روشن کرنا، عام تعطیل کرنا وغیرہ سب منع ہیں، کھانے کی دعوت کرنا، تحائف دینا، اور ان تہواروں کیلئے معاون بننے والی اشیاء فروخت کرنا بھی جائز نہیں ہے، بلکہ بچوں کو انکی عید کے دنوں میں [انہی جیسے] کھیل کود کی اجازت دینا، اور زیب و زینت اختیار کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

ہے؟!

بہت سے سلف صالحین نے قرآن مجید کی آیت (والذین لا یشہدون الزور) [آیت کا مفہوم: مؤمن وہ ہیں جو غلط محفلوں میں شرکت نہیں کرتے] کی تفسیر میں کہا ہے کہ یہاں "زور" سے مراد کفار کے تہوار ہیں، اگر کفار کی محفلوں میں کوئی عمل سر انجام نہ دینا ہو، صرف حاضری پر یہ بات ہے، تو کفار کے مخصوص اعمال کرنے پر کتنا بڑی بات ہوگی؟!

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مسند اور سنن [ابو داؤد] میں ہے کہ آپ نے فرمایا: (جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے وہ انہی میں سے ہے) اور ایک حدیث میں الفاظ یوں ہیں: (وہ ہم میں سے نہیں جو دوسروں [غیر مسلموں] کی مشابہت اختیار کرے) یہ حدیث جید ہے؛ چنانچہ کفار کیساتھ عادات میں مشابہت اختیار کرنے میں اتنی بڑی وعید ہے، تو اس سے بڑھ کر عبادات میں مشابہت اختیار کرنے میں کتنی بڑی وعید ہوگی؟!۔۔۔" انتہی "الفتاویٰ الکبریٰ" (2/ 487)، مجموع الفتاویٰ (25/ 329)

مزید کیلئے سوال نمبر: (13642) کا مطالعہ بھی کریں۔

واللہ اعلم۔